9310 ـ مسجد كے دروازے كے باہر سے امام كى اقتدا كرنى

سوال

جہاں ہم نماز ادا كرتے ہيں وہ ايسى جگہ ہے كہ جب مسجد بھر جائے تو اس كے دروازے بند كر ديے جاتے ہيں، اور بعض لوگ لاوڈ سپيكروں كے ذريعہ باہر ہى امام كى اقتدا ميں نماز ادا كرنا شروع كر ديتے ہيں، كيا مسجد كے باہر ہونے كى بنا پر ان كى نماز صحيح ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

زيد بن ثابت رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنے حجرة پر كھجور كے پتوں كى چٹائى لٹكائى اور حجره ميں نماز ادا كى، چنانچہ كچھ لوگ وہاں آئے اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى نماز كے ساتھ نماز ادا كرنے لگے" الحديث

اور اس ميں يہ بھى ہے كہ:

" آدمى كى افضل ترين نماز اس كے گھر ميں ہے، ليكن فرضى نماز نہيں "

متفق عليہ.

يہ حديث مقتدى كے ليے امام كى اقتدا ميں دليل ہے چاہے امام اپنے حجره ميں ہى ہو اور اسے مقتدى ديكھ بھى نہ رہا ہو، يا پھر دونوں ميں سے كوئى ايك چھت پر ہو دوسرا نيچلى جگہ ميں، چنانچہ اقتدا كى جگہ معتبر ہو گى جبكہ وہ سب مسجد ميں ہوں، آئمہ كے ہاں اس پر اتفاق ہے.

اور اسى طرح حديث اس كى دليل ہے كہ امام اور مقتدى كے مابين آڑ اور پرده نماز صحيح ہونے اور اقتدا ميں مانع نہيں ہے.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اقتدا صحيح ہونے كے ليے شرط يہ ہے كہ مقتدى كو امام كے ايك ركن سے دوسرے ركن ميں منتقل ہونے كا علم ہو، چاہے وہ مسجد ميں نماز ادا كرے يا كہيں اور يا پھر ان ميں سے ايك مسجد ميں ہو اور دوسرا كہيں اور، اس پر

اجماع ہے. اھـ

اور اگر دونوں میں سے ایك مسجد کے باہر ہو اور امام یا مقتدیوں کو دیکھ رہا ہو، چاہے صفیں متصل اور ملی ہوئی نہ بھی ہوں تو مفسد کی نفی اور صحیح ہونے کے تقاضے کی بنا پر نماز صحیح ہے، صحت کا تقاضا رؤیت اور اقتدا کا امکان ہے.

الانصاف میں ہے:

صفیں متصل ہونے میں صحیح مذہب کے مطابق مرجع عرف عام ہے.

اور مغنی میں ہے:

کسی چیز کے ساتھ مقدر نہیں کی جائیگی، امام مالك اور شافعی رحمہم اللہ کا مسلك یہی ہے، کیونکہ اس میں کوئی حد مقرر نہیں، اس لیے کہ یہ اقتداء میں مانع نہیں، کیونکہ اس میں موثر تو وہ چیز ہے جو رؤیت یا آواز کی سماعت میں مانع ہو.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے شرط یہ رکھی ہے کہ مسجد کے علاوہ میں مسافت لمبی نہ ہو جائے، جمہور علماء کا قول یہی ہے .